Fikr-o-Nasar (Islamabad) 21:12 (1984)

حافظ اشرف ادیب

(۱۸۸۲ ء تا ۱۹۷۱ ء)

ثروت صولت

حافظ اشرف ادیب کا نام ترکی اور اسلامی صحافت کی تاریخ میں زریں حروف میں لکھے جانے کے لائق ہے ۔ اگرچہ آج ترکی کے باہر بہت کم لوگ ان کے نام سے واقف ہیں اور ترکی میں بھی ان کو بھلانے کی کوشش کی گئی ہے لیکن ایک زمانہ تھا کہ ان کا نام اسلامی دنیا کے ایک بڑے حصے میں ، خصوصاً ترکوں کی دنیا میں ، ہر پڑھے لکھے شخص کی زبان پر تھا ۔ ان کا ہفت روزہ صراط مستقیم ، جسکو بعد میں سبیل الرشاد کا نام دیدیا گیا تھا ، ۱۹۰۸ ء اور ۱۹۱۸ ء کے درمیان شاید اسلامی دنیا کا سب سے کثیرالاشاعت ہفت روزہ تھا ، جسکی اشاعت پچاس ہزار تک پہنچ گئی تھی ۔ ایک صحافی کی حیثیت سے ہم اشرف ادیب کو ترکی کا ابو الکلام آزاد کہہ سکتے ہیں ۔ اس لحاظ سے کہ سبیل الرشاد اور الہلال دونوں ہمعصر بھی تھے اور اسلام کے نقیب بھی ۔ یہ دوسری بات ہے کہ الہلال کی عمر بہت مختصر ہوئی جبکہ سبیل الرشاد اور اسکے مالک کی عمر میں اللہ نے بڑی برکت دی ۔ (۱)

اشرف ادیب کا خاندان مشرقی ترکی کے شہر سیورس سے تعلق رکھتا تھا ، لیکن ان کے والد اسلام آغا نے انیسویں صدی کے آخر میں شہر سیریز میں رہائش اختیار کر لی تھی جو یونانی مقدونیہ کا ایک اہم شہر ہے اور سالونیکا اور کوالا نامی شہروں کے درمیان ذرا شمال کی طرف واقع ہے ۔ اس زمانے میں یہ علاقہ عثمانی سلطنت کا ایک حصہ تھا ۔ مقدونیہ ۱۹۱۲ ء میں جنگ بلقان میں ترکوں کے ہاتھ سے نکلا ۔ اب سیریز کو سرائے (SERRAI) کہا جاتا ہے

اور آبادی چالیس پچاس ہزار کے لگ بھگ ھے ۔ لیکن مسلمانوں سے خالی ہو گیا ھے ۔

اشرف ادیب کی والدہ نفیسہ خانم کے خاندان کا تعلق ترکستان سے تھا اور ان کے والد فرغانہ سے ہجرت کر کے آئے تھے اور سیریز میں آباد ہو گئے تھے ۔ ان کا یہاں شیشے کے برتنوں کا کاروبار تھا ۔ نفیسہ خانم نے ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی اور قرآن مجید کی صحت کے ساتھ تلاوت کر سکتی تھیں ۔ جبکہ اشرف ادیب کے والد پڑھے لکھے نہیں تھے اور درزی اور کپڑوں پر زریں کڑھائی کا کام کرتے تھے جسکی وجہ سے صرمہ کش (۲) اسلام آغا کہلاتے تھے ۔ اشرف ادیب اسی شہر سیریز میں ۱۸۸۲ ء میں پیدا ہوئے تھے ۔ جب ترکی میں خاندانی نام کا قانون بنا تو ان کے نام کے آگے فرغن (FERGAN) کا اضافہ ہو گیا ۔

اشرف ادیب کا گھرانہ ایک خوشحال گھرانہ تھا ۔ شہر میں بہت بڑا مکان تھا جس میں زنانہ اور مردانہ حصے تھے اور وسیع صحن اور پائیں باغ تھا ۔ چشمے کا پانی پختہ مٹی کی بند نالیوں کے ذریعہ گھر کے زنانہ اور مردانہ دونوں حصوں میں آتا تھا اور چونکہ یہ پانی لذ یذ ھلکا اور صحت بخش ھوتا تھا اسلئے محلے کے لوگ ان کے گھر سے پانی بھر کر لیجاتے تھے ۔ شہر سے باھر بھی ان کے کھیت اور باغ تھے ۔ اشرف ادیب نے اپنی خود نوشت (۳) میں لکھا ھے کہ ھمارے کھیت کے بھٹے غیر معمولی طور پر بڑے ہوتے تھے اور ان کا طول چالیس تا پچاس سینٹی میٹر ھوتا تھا اور دانے نخود کے برابر ھوتے تھے ۔ تربوز اور خربوزے بھی ھوتے تھے اور خربوزے آٹھ آٹھ دس دس سیر کے ھوتے تھے ۔ باغ میں مختلف پھلوں کے درخت بھی تھے ۔ انگور بہت پیدا ھوتا تھا ۔ اشرف ادیب نے خاصی تفصیل سے لکھا ھے کہ پھلوں کے پکنے پر کس طرح جشن منایا جاتا تھا ۔ انگوروں کو کس طرح توڑ کر گھر لایا جاتا تھا اور لوگوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ، کس طرح ان کا عرق نکالا جاتا تھا اور انگور کا شربت بنایا جاتا تھا اور کس طرح باغ میں تفریحی محفلیں جمتی تھیں ۔ باغ کے قریب ھی پہاڑوں کے درمیان حصار اردی نام کی ایک تفریح گاہ تھی جہاں بلند و بالا درختوں کے درمیان چشمہ بہتا تھا ۔ یہاں ھفتہ میں ایک دن خواتین کے لئے مخصوص تھا ۔ جب گھر کے لوگ وھاں تفریح کے لئے جاتے تھے تو ایک دن پہلے سے

تیاریاں شروع ہو جاتی تھیں ۔ گھر پر ایک گائے تھی جسکی وجہ سے دودھ ، دھی اور مکھن کی فراوانی تھی اشرف ادیب کی والدہ خود دودھ دوھتی تھیں۔

شہر میں دستکاری کے میلے بھی لگا کرتے تھے ۔ سیریز کا بقلوا (۳) بہت مشہور تھا اور استنبول تک بھیجا جاتا تھا ۔ یہاں ایک مخصوص حلوہ بھی تیار ہوتا تھا جو چاول اور مکھن سے تیار کیا جاتا تھا ۔ اشرف ادیب لکھتے ہیں کہ رمضان کا زمانہ بڑی رونق کا زمانہ ہوتا تھا اور وہ اپنے والد اور بڑے بھائی کے ساتھ سیریز کی جامع مسجد میں تراویح پڑھنے پابندی کے ساتھ جاتے تھے ۔ قاری خوش الحان تھے اور کوئی غلطی نہیں کرتے تھے ۔ عصر کی نماز کے بعد تلاوت قرآن کا مقابلہ ہوتا تھا ۔ اشرف ادیب نے بھی مقابلہ میں حصہ لیکر انعام حاصل کیا ۔ اشرف ادیب نے اپنے آبائی وطن کی ان تمام باتوں کا بڑی حسرت کے ساتھ تذکرہ کیا ہے اور آخر میں افسوس کرتے ہوئے لکھا ہے کہ " ہم نے گمراھی کا راستہ اختیار کیا جسکی وجہ سے ہمارا یہ وطن جو جنت کی طرح تھا اور جسے سونے کی سر زمین کہا جاتا تھا ، ہمارے ہاتھ سے ایسا نکلا کہ اب وہاں جا بھی نہیں سکتے ۔ یہ ساری باتیں اب خواب و خیال بن گئیں " ۔

ابتدائی تعلیم

اشرف ادیب کے والد ، جیسا کہ بتایا جا چکا ہے پڑھے لکھے نہیں تھے اور ان کو بیٹے کی تعلیم سے بھی کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی ۔ وہ اچھے کپڑے پہننے اور شان کی زندگی گذارنے سے زیادہ دلچسپی رکھتے تھے ۔ لیکن ان کے برخلاف والدہ کو بیٹے کی تعلیم سے بہت دلچسپی تھی اور انھوں نے اس معاملے میں بڑی ذمہ داری اور ایثار کا ثبوت دیا ۔ وہ بیٹے کی پڑھائی کی خود دیکھ بھال کرتی تھیں ، بلکہ مدد دیتی تھیں ۔ حکم تھا کہ مغرب کی اذان پر کھیل کود ختم کر دیا جائے اور سبق یاد کیا جائے ۔

اشرف ادیب نے اپنی بسم اللہ کی تقریب ، ختنہ کی رسم اور حفظ قرآن کی تقریب کا بڑا دلچسپ حال لکھا ہے ۔ انھوں نے ابتدائی اور رشدی مدرسہ کی تعلیم احمد پاشا مکتب میں حاصل کی جو ان کے گھر سے ایک کیلومیٹر کے فاصلہ پر تھا ۔ اسکے بعد انھوں نے قرآن حفظ کیا ۔ قرآن حفظ کرنے کے لئے ان کے استاد ابراھیم آفندی نے والدین کو آمادہ کیا تھا ۔ حافظ قرآن بننے کے

بعـــد جو تقریب ہوئی اشرف ادیب نے اس کا حال بھی تفصیل سے لکھا ہے ۔ اسکے بعـــد وہ اعدادی مـــدرسہ میں داخل ہو گئے جو کالج کے برابر سمجھا جاتا تھا ۔ اشـــرف ادیب نے عـــلوم عربیہ کے استاد مفتی زادہ عصام الدین آفندی اور حفظ قرآن کے اســـتاد ابراھیم آفندی کا بڑی عقیدت ، محبت اور احســـان مندی کے ساتھ تذ کرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ انھوں نے کس طرح قدم قدم پر ان کی حوصلہ افزائی کی ۔ اعدادی مـــدرسہ کی تعلیم کے ساتھ اشرف ادیب ، جامع مسجد میں عصـــام الدین آفندی کے درس میں بھی شرکت کرتے تھے ۔

عصام الدین آفندی ایک مرتبہ ان کو مفتی صاحب کے دفتر کے کتب خانہ میں لے گئے اور اس عظیم الشان کتب خـــانہ کو دکھا کر دعا دی کہ اللہ ایک دن تم کو بھی ایک ایسے ہی کتب خانہ کا مالک بنا دے ۔ اشرف ادیب تعطیل کے دنـــوں میں اس کتب خانہ سے استفادہ کرتے ۔ یہاں جو علماء آتے ان سے عصام الدین آفندی اپنے شاگرد کا تعارف کراتے ہوئے کہتے کہ یہ ایک محنتی طالب علم ھـــیں ۔ اشـــرف ادیـــب لکھـــتے ھـــیں کـــہ وہ جامع کے درس کے عـــلاوہ خصوصی صحبتوں میں بھی فیضیاب کرتے تھے اور اگر میں ایک ہفتہ ان کی ملاقات سے محروم ہو جاتا تو خـــلا محسوس کرتا تھا ۔

اس زمانہ میں ترکی ادب میں ایک نئی تحریک کا زور تھا جـــو ادبیات جـــدیدہ کہلاتی تھی ۔ چونکہ ادبیات جدیدہ کے ادیب اور شاعر رسالہ « ثروت فنون » کے گرد جمع ہو گئے تھے اســـلئے ادبیـــات جـــدید کے اس دور کو جـــو ۱۸۹۵ ء سے ۱۹۰۰ ء تک رہا ثروت فنون کا دور بھی کہا جاتا ہے ۔ رســـالـــہ ثروت فنون ۱۹۰۰ ء میں سلطان عبدالحمید کے حکم سے بند کر دیا گیا ، لیکن ادبیات جدیدہ کی تحریک جاری رہی اور ۱۹۰۸ء میں جب ترکی میں مشروطیت یعـــنی آئینی حـــکومـــت قائم ہوئی تو یہی تحریک فجـــرآتی یعنی آنے والی صبح کہلائی - ادبیات جدیدہ کے ادیب ، ناول نگار اور شاعر فرانسیسی اَدب سے بہت متاثر تھے اور ان کی زبان میں عربی الفاظ اور محاورات کی بھر مار ھـــوتی تھی ۔ ایک دفعہ اشرف ادیب نے ثروت فنون میں نئے ادیبوں کے ناولوں اور منظوم کلام کے مجموعوں کا اشتہار دیکھا تو یہ کتابیں ڈاک سے منگوا لیں ۔ ایک روز اشرف ادیب ان کتابوں کا مطالعہ کر رہے تھے کہ ان کے استاد عصام الدین آفندی

نے ان کو دیکھ لیا ، لیکن تادیب کرنے کی بجائے یہ مشورہ دیا کہ ادب کی کتابوں کا مطالعہ اچھا ہے لیکن اپنے درس کی طرف سے غفلت کر کے ان کا مطالعہ نہیں کرنا چاہئے ۔ اسکے بعد خود انھوں نے اشرف ادیب کو عہد تنظیمات کے بزرگ ادیبوں اور شاعروں نامق کمال ، ضیاء پاشا اور معلم ناجی کے منتخب اشعار لکھوائے اور جب بھی موقع ملتا وہ اشرف ادیب سے ادبی موضوعات پر گفتگو کرتے ۔

اشرف ادیب نے ۱۹۰۰ ء یا ۱۹۰۱ ء میں اعدادیہ مدرسہ کی تعلیم مکمل کر لی اور ان کو شہادت نامہ (سرٹیفکیٹ) مل گیا ۔ اب ان کی خواہش یہ تھی کہ استنبول جا کر اعلی تعلیم حاصل کریں اور مدرسہ قانون میں داخلہ لیں ۔ لیکن ان کے استاد نے ان کو محکمہ شرعیہ میں کاتب (کلرک) کی حیثیت سے ملازم کرا دیا ۔ اس طرح ان کو مدرسہ قانون میں داخلہ لینے میں ایک سال کی دیر ہو گئی ۔ لیکن انھوں نے یہ مدت ضائع نہیں کی ۔ مدرسہ قانون میں داخلہ کے لئے امتحان لیا جانا تھا اسلئے اشرف ادیب نے ملازمت کے ساتھ اس امتحان کی تیاری بھی شروع کر دی ۔ ایک سال بعد ملازمت ترک کر کے انھوں نے استنبول جا کر ۱۹۰۲ء میں داخلہ کا امتحان دیدیا اور اس میں کامیاب ہو گئے ۔

قانون کی تعلیم

مدرسہ قانون میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے اشرف ادیب کو استنبول آنا پڑا ۔ انھوں نے ایک ہم جماعت کے ساتھ ملکر ایک کمرہ کرایہ پر لے لیا ۔ تعلیم پر پوری توجہ صرف کی ۔ مدرسہ میں درسی کتابیں نہیں تھیں صرف لیکچر دئے جاتے تھے اور طلبہ ان سے نوٹ تیار کر لیا کرتے تھے ۔ اشرف ادیب نے اتنا ملکہ پیدا کیا کہ وہ پوری تقریر ضبط تحریر میں لے آتے تھے ۔ وہ لکھتے وقت نقطے نہیں لگاتے تھے تاکہ جلدی لکھ سکیں پھر بعد میں اپنی تحریر کو صاف کر لیتے تھے ۔ اس طرح پوری کتاب تیار ہو جاتی تھی ۔ مدرسہ قانون کے اساتذہ میں کئی ملک کی ممتاز ترین شخصیتیں تھیں ان سے اشرف ادیب کے قریبی تعلقات قائم ہو گئے ۔ ان میں ایک شیخ الاسلام موسی کاظم (۵) تھے جو ,,مجلہ،، (٦) پر درس دیتے تھے ، دوسرے اسماعیل حقی ( )مناسترلی (۷) تھے جو اصول فقہ کے استاد تھے ۔ اشرف ادیب تعلیم کے زمانے میں ممتاز علماء کے

مواعظ میں بھی پابندی سے شرکت کرتے تھے ۔ ان کے استاد اسماعیل حقی جامع ایا صوفیہ میں پابندی سے وعظ کہا کرتے تھے جو بڑے پسند کئے جاتے تھے ۔ اشرف ادیب مدرسہ کے درس کی طرح ان کو بھی لکھ لیا کرتے تھے ۔ اس طرح انھوں نے لیکچروں اور مواعظ کے کئی مجموعے تیار کر لئے ۔ بعد میں جب انھوں نے اخبار صراط مستقیم جاری کیا تو یہ لیکچر اور مواعظ اس میں بالاقساط شائع کئے اور بعد میں بعض کو کتابی شکل میں بھی شائع کیا ۔ اس دلچسپی اور محنت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اشرف ادیب نے مدرسہ قانون کے آخری امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ان کو ۱۹۰۸ ء میں ڈاکٹریٹ کی سند مل گئی ۔ اشرف ادیب اس کامیابی پر بہت خوش تھے ۔ جب والدین کے پاس گھر گئے تو ماں کو تو خوش ہونا ہی تھا باپ بھی بہت خوش ہوئے اور اشرف ادیب کے الفاظ میں وہ خوشی میں سگرٹ کے کش پر کش لگائے جارہے تھے ۔ ایک سگرٹ ختم ہوتا تھا تو دوسرا جلا لیتے تھے ۔

ڈاکٹر بننے کے بعد اشرف ادیب کو مکتب قضاۃ میں معلم نامزد کر دیا گیا لیکن انھوں نے کم عمری کی وجہ سے یہ پیشکش منظور نہیں کی ۔ اس زمانہ میں انھوں نے والدین کو بھی استنبول بلا لیا ۔ شیخ الاسلام موسی کاظم نے اپنی لڑکی سے اشرف ادیب کا نکاح کر دیا ، لیکن پھر کسی غلط فہمی کی وجہ سے رخصتی سے قبل نکاح فسخ کر دیا گیا ۔ اسکے بعد اشرف ادیب نے دوسری جگہ نکاح کیا جس سے ان کے پانچ بچے ہوئے (۸) ۔

استنبول آنے کے بعد اشرف ادیب کی سرگرمیوں میں بھی وسعت پیدا ہو گئی تھی اور تعلقات بھی وسیع ہو گئے تھے ۔ مدرسہ قانون میں ان کے کئی ہم جماعت بعد میں بڑے بڑے سرکاری عہدوں پر پہنچے حتی کہ وزیر بھی ہوئے اسی زمانے میں اشرف ادیب کو ملک کے سیاسی معاملات سے دلچسپی پیدا ہوئی ۔ وہ مشہور انقلابی دانشور نامق کمال مرحوم سے بہت متاثر تھے اور ان کی کتاب " رویا " کو جس پر پابندی لگی ہوئی تھی چھپ چھپ کر پڑھتے تھے اور اسکی وجہ سے وہ سلطان عبدالحمید کی حکومت کے خلاف ہو گئے ۔ انھوں نے رویا کو ہاتھ سے نقل کر کر کے لوگوں میں تقسیم کیا ۔ اس زمانہ میں شیخ الاسلام موسی

کاظم اور اسماعیل حقی کے علاوہ جو ان کے اساتذہ تھے اشرف ادیب کے جن ممتاز لوگوں سے تعلقات قائم ہوئے ان میں عباس حلیم پاشا ، (۹) محمد عاکف اور ابو العلاء ماردین کے نام اس لحاظ سے اہم ہیں کہ وہ اگلے سالوں میں اشرف ادیب کی صحافتی زندگی میں بہت مددگار ثابت ہوئے ۔

صراط مستقیم

ترکی اسلامی دنیا کا پہلا ملک ہے جہاں آئینی بادشاہت قائم کی گئی تھی ۔ یہ حکومت نوجوان عثمانیوں کی کوشش سے جن میں نامق کمال ، ضیا پاشا اور مدحت پاشا کا نام سر فہرست ہے ۲۰ مارچ ۱۸۷۷ ء کو قائم ہوئی تھی ۔ آئین کے تحت ۹٦ ممبروں پر مشتمل ایک پارلیمنٹ قائم کی گئی جس میں ٥٦ مسلمان اور چالیس عیسائی ممبر تھے (۱۰) ۔ یہ پارلیمنٹ سلطان عبدالحمید (۱۸۷٦ ء تا ۱۹۰۹ ء) کی تخت نشینی کے فوراً بعد ان ہی کے حکم سے قائم کی گئی تھی ۔ لیکن ابھی ایک سال بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ سلطان نے آئین معطل کر دیا اور پارلیمنٹ برخاست کر دی ۔ اسکے بعد سے سلطان عبدالحمید اور آئینی حکومت کے حامیوں کے درمیان مستقل کشمکش شروع ہو گئی ۔ یہ کشمکش بالآخر ۱۹۰۸ ء میں اس وقت ختم ہوئی جب فوج کے ایک گروہ نے جس میں نیازی بے اور انور پاشا نمایاں تھے سلطان کو آئین بحال کرنے پر مجبور کیا ۔ ۱۹۰۸ ء میں چونکہ پہلی مشروطی (آئینی) حکومت بحال ہوئی تھی اسلئے اسکو دوسری مشروطیت کہا جاتا ہے ۔ " ایک ترک مصنف نے لکھا ہے کہ دوسری مشروطیت کا دور (۱۹۰۸ ء تا ۱۹۱۸ ء) اگرچہ ایک مختصر دور ہے لیکن ترکوں کے افکار کی تاریخ میں بہت اہم دور ہے ۔ اس دور میں ایک عظیم سلطنت کے ماضی ، حال اور مستقبل کے بارے میں ہر قسم کے سوالات زیر بحث آئے اور ان کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ۔ یہ دور ترکی کے ماضی اور حال کے درمیان پل کی حیثیت رکھتا ہے اور اس زمانہ میں مشرق و مغرب کے درمیان امتزاج اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ۔ یہی وجہ ہے کہ اس دور میں دینی مسائل پر خوب بحث و مباحثے ہوئے " (ڈاکٹر سلیمان خیری بولائے ترکی میں روح اور مادہ کی کشمکش ص ۱۵ ۔ ۱٦ ، استنبول ۱۹۶۹ ء) آئین

بحال ہوتے ہی سیاسی سرگرمیوں کی آزادی مل گئی اور صحافت پر عائد پابندیاں بھی ختم ہو گئیں ۔ آزادی ملتے ہی گھٹے ہوئے جذبات نے ایک طوفان کی شکل اختیار کر لی ۔ انجمن اتحاد و ترقی جسکی کوششوں سے آئینی انقلاب آیا تھا متضاد قسم کے عناصر پر مشتمل تھی ۔ پارٹی میں صرف سلطان عبدالحمید کے استبداد کے خلاف اتحاد تھا ، اسکے ارکان میں کسی قسم کی نظریاتی وحدت نہیں تھی ۔ اس میں مغرب پرست بھی تھے اور دینی عناصر بھی ، ملحد اور آزادخیال فری میسن بھی تھے یہودیوں کو بھی پارٹی میں اچھا خاصا اثر حاصل تھا ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ہر ایک نے اپنا اپنا راگ الاپنا شروع کر دیا ۔ اسلام اور اسکی تعلیمات کے خلاف بھی آوازیں اٹھنے لگیں ۔ اخبارات کیڑے مکوڑوں کی طرح نکل آئے ۔ دوسری مشروطیت سے پہلے استنبول سے صرف چار اہم اخبارات نکلتے تھے ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۰۸ ء کو مشروطیت کی بحالی کا اعلان ہونے کے بعد اخباروں اور رسالوں کی تعداد ۳۵۳ (۱۱) تک پہنچ گئی ۔ اشرف ادیب نے بھی اس آزادی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے دوست ابو العلاء ماردین کے ساتھ ملکر ایک ہفت روزہ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ۔ اخبار کا نام صراط مستقیم رکھا گیا ۔ محمد عاکف کو اس کا مدیر مقرر کیا گیا ۔ صراط مستقیم کا پہلا پرچہ ۱۱ اگست ۱۹۰۸ء کو نکلا دوسری مشروطیت کے بعد نکلنے والے اخباروں اور رسالوں میں سے بیشتر کی زندگی بہت مختصر ہوئی ۔ ۱۹۱٦ ء تک ان کی تعداد ساڑھے تین سو سے گھٹ کر صرف آٹھ رہ گئی (۱۲) ۔ صراط مستقیم ان میں سب سے زیادہ جاندار اور پائیدار نکلا ۔ ۵ مارچ ۱۹۲۵ ء تک یہ ہفت روزہ شائع ہوتا رہا ۔ اس مدت میں اسکی پچیس جلدیں اور ٦۴۱ شمارے شائع ہوئے ۔ ساڑھے تین سال تک صراط مستقیم شائع ہوتا رہا اور اس مدت میں اسکی کل سات جلدیں نکلیں ، پھر آٹھویں جلد سے (۱۹۱۲ ء) اس کا نام سبیل الرشاد کر دیا گیا ۔ اس مدت میں صرف پہلی عالمی جنگ کے بعد آزادی کی جنگ کے زمانہ میں غیریقینی حالات کی وجہ سے اسکی اشاعت میں خلل پڑا ، ورنہ ساری مدت پابندی سے نکلتا رہا ۔ ۱۹۲۵ ء میں قانون تحفظ عامہ کے تحت اسے بند کر دیا گیا ۔ لیکن جب ترکی میں ایک پارٹی کی حکومت کا

دور ختم ہوا تو مئی ۱۹۴۸ ء سے سبیل الرشاد پھر شائع ہونا شروع ہو گیا اور ۱۹۶۶ ء تک جاری رہا ۔

اشرف ادیب نے اپنے ابتدائی دور کے ایک مقالے میں لکھا تھا کہ ہم نے اسلام کو اسکے اصلی ماخذ سے نہیں بلکہ ماں باپ سے سیکھا ہے اور اس طرح جو کچھ سنا اس کو دین سمجھتے ہیں ۔ اسکے نتیجے میں بےشمار خرافات ، توہمات اور رسم و رواج دین میں داخل ہو گئے ہیں جن کا اصل دین سے تعلق نہیں ۔ ان غیراسلامی عقائد کی وجہ سے ایک طبقہ میں یہ خیال جڑ پکڑ گیا کہ دین ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے ۔ صراط مستقیم سے وابستہ لوگ اگر ایک طرف اس مرض کا علاج دین کے اصل سر چشمے سے استفادہ کر کے کرنا چاہتے ہیں تو دوسری طرف وہ یورپی افکار اور علوم سے بھی استفادہ کرنا چاہتے ہیں (ڈاکٹر سلیمان خیری بولاٹے : ترکی میں روح اور مادہ کی کشمکش ص ۲۵ بحوالہ صراط مستقیم شمارہ نمبر ۱۰)

صراط مستقیم ایک ملی اسلامی اور علمی پرچہ تھا ، اس کا سیاست اور سیاسی پارٹیوں سے کوئی تعلق نہیں تھا ۔ اسلام پر کئے جانے والے اعتراضات کا جواب دینا ، اسلامی دنیا خصوصاً سلطنت عثمانیہ اور روس میں آباد ترک باشندوں کے قومی حقوق کا تحفظ اسکے مقاصد میں سے تھے ۔ ترکی کے ممتاز ترین اہل قلم اس میں مضامین لکھتے تھے ، عربی اور دوسری زبانوں سے ترجمے بھی کئے جاتے تھے محمد عبدہ ، فرید وجدی اور دوسرے مصری علماء کے مضامین کے ترجمے شائع ہوتے تھے ، فرید وجدی کی کتاب مسلمان عورت " صراط مستقیم " میں قسط وار شائع کی گئی ۔ مولانا شبلی نعمانی نے مصر کے مسیحی مصنف جرجی زیدان کی کتاب تمدن اسلامی پر جو تنقید کی تھی اس کا ترجمہ بھی صراط مستقیم میں شائع ہوا ۔ مشہور دانش ور اور سلطنت عثمانیہ کے وزیراعظم سعید حلیم پاشا کے کئی مقالات جن میں ان کا شاہکار اسلاملشمق بھی شامل ہے سبیل الرشاد میں شائع ہوئے ۔ سبیل الرشاد کے آخری دور میں اقبال پر بھی کئی مضامین شائع ہوئے اور اقبال کے بعض خطبات کا ترکی ترجمہ بھی سبیل الرشاد میں شائع ہوا ۔ چند ممتاز ترک اہل قلم جو صراط مستقیم اور سبیل الرشاد میں پابندی سے لکھتے تھے حسب ذیل ہیں :

(۱) ابو العلاء ماردین : قانون کے پروفیسر تھے اور اس موضوع پر متعدد کتابوں کے مصنف تھے ۔

(۲) احمد نعیم (۱۸۷۲ ء تا ۱۹۳۴ ء) استنبول یونیورسٹی میں فلسفے کے پروفیسر تھے ۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں « اسلام اور قومیت » اور « اسلامی اخلاق کی بنیادیں » اهم هیں ۔ ان کے عـلاوہ انہوں نے تجرید بخاری کا ترکی میں ترجمہ بھی کیا ۔

(۳) عمر فرید قام (۱۸٦۱ ء تا ۱۹۴۴ ء) یونیورسٹی میں تاریخ ادب کے پروفیسر تھے ۔ تصوف ، فلسفہ اور ادب خاص موضوع تھا اور اس پر متعدد کتابیں لکھیں ۔ ترکی کے علاوہ فارسی کے اچھے شاعر تھے ۔

(۴) اسماعیل حقی مناسترلی (۱۸۴٦ ء تا ۱۹۱۲ ء) اپنے وقت کے ممتاز عالم دین تھے ۔ مدرسہ قانون میں فقہ کے اسـتاد تھے ۔ اسلامی موضوعات پر کئی کتابوں کے مصنف تھے ۔

(۵) اسماعیل حقی ازمیرلی (۱۹٦۹ء تا ۱۹۴۴ء) یونیورسٹی کے پروفیسر تھے ، فلسفہ اور تاریخ ادیان خاص موضوع تھے ۔ تقریباً ۳۴ کتابوں کے مصنف تھے ۔

(٦) شمس الدین گونالتای (۱۸۸۳ ء تا ۱۹٦۱ ء) یونیورسٹی کے پروفیسر تھے ۔ تاریخ کے موضوع پر بکثرت کتابیں لکھیں ۔ بعـد میں ترکی کی انجمن تاریخ کے صدر اور ۱٦ جنوری ۱۹۴۹ ء سے ۲۲ فروری ۱۹۵۰ء تک مختصر مدت کے لئے ترکی کے وزیراعظم بھی رہے ۔

(۷) شیخ الاسلام مصطفی صبری (۱۸٦۹ء تا ۱۹۵۴ ء) عربی اور ترکی میں کئی کتابوں کے مصنف تھے ۔ دینی‌مجددلر (دینی مجدد دین) ان کی مشہور کتاب ھے ۔

(۸) محمد حمدی ایلمالی (۱۸۷۹ ء تا ۱۹۴۲ ء) ممتاز عالم دین تھے ۔ ترکی زبان میں آٹھ جلدوں پر مشتمل تفسیر قرآن کے مولف تھے ۔

(۹) مدحت‌جمال قونتای (۱۸۸۵ ء تا ۱۹۵٦ ء) ممتاز شاعر اور ادیب تھے ۔ نامق کمال اور عاکف پر دو دو جلدوں پر مشتمل کتابوں کے مصنف تھے ۔

(۱۰) محمد طاهر برصالی (۱۸٦۱ ء تا ۱۹۲٦ ء) دینی ادبی اور تاریخی موضوعات پر کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں عثمانلی مولفلری (عثمانی دور

کے مولف) جو تین ضخیم جلدوں میں ہے سب سے مشہور ہے ۔
ان کے علاوہ شیخ الاسلام موسی کاظم بھی (جن کا تذکرہ گذر چکا ہے) صراط مستقیم کے مستقل مضمون نگاروں میں تھے ۔

اسلام ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے یا نہیں ، اسلام کی تعلیمات عقل کے مطابق ہیں یا نہیں ، اسلام میں عورتوں کی حیثیت، تعدد ازدواج ، پردہ ، قرآن اللہ کا کلام ہے یا نہیں اور اس قسم کے دوسرے موضوعات پر صراط مستقیم میں مسلسل مضامین شائع ہوتے تھے ، مباحثے چلتے رہتے تھے اور اعتراض کرنے والوں کو مدلل جواب دئے جاتے تھے ۔

اگرچہ محمد عاکف صراط مستقیم کے مدیر تھے ، اور پرچے کو مقبول بنانے میں ان کا حصہ کچھ کم نہ تھا لیکن پرچے کی اصل روح رواں اشرف ادیب ہی تھے جو مالک اور ناشر تھے ۔ وہ خود بھی مضامین لکھتے تھے اور مضامین حاصل کرنے کا انتظام کرتے تھے ۔ عاکف سرکاری ملازم تھے اور کارمنصبی کے سلسلے میں ان کو مسلسل باہر رہنا پڑتا تھا ، لیکن اشرف ادیب ہر وقت دفتر میں موجود رہتے تھے ۔ طبیعت میں انکساری تھی اسلئے کبھی اپنی تعریف نہیں کی ۔ اگر کبھی اپنی خدمات کا تذکرہ کرتے تھے تو اپنا نام لینے کی بجائے صراط مستقیم اور سبیل الرشاد کا نام لیتے تھے ۔

پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ مشروطیت کا اعلان ہونے کے ساتھ ہی مغرب زدہ ترکوں کے ایک طبقہ نے اسلام پر اعتراضات شروع کر دئے تھے ۔ ان میں آئینی انقلاب کے ایک ممتاز رہنما احمد رضا (۱۸۵۹ ء تا ۱۹۳۰ ء) کی صاحبزادی سلمی خانم بہت پیش پیش تھیں ۔ انہوں نے پیرس میں تعلیم حاصل کی تھی اور طلاق ، تعدد ازدواج اور دوسرے اسلامی شعائر اور روایات پر مسلسل حملے کر رہی تھیں ۔ ان کی اس ہرزہ سرائی کے خلاف ایک طرف صراط مستقیم میں خطوط اور تاروں کا سیلاب آ گیا تو دوسری طرف لوگوں نے انور پاشا اور نیازی بے سے جو مشروطیت کے معمار تھے شکائتیں کرنا اور جواب طلب کرنا شروع کر دیا کہ کیا مشروطیت لانے کا یہی مقصد تھا ؟ اور کیا حکومت اس قسم کے خیالات کی تائید کرتی ہے ؟ ۔ جب یہ شکائتیں پہنچیں تو نیازی بے نے ان کا جواب صراط مستقیم (۱۳) ہی میں دیا کیونکہ یہ اخبار ساری عثمانی

سلطنت میں پڑھا جاتا تھا اور اسکی اشاعت چالیس پچاس ہزار تک پہنچ گئی تھی (۱۴) ـ

صراط مستقیم اپنی سادہ اور آسان زبان کی وجہ سے صرف خلافت عثمانیہ کی حدود ھی میں نہیں پڑھا جاتا تھا بلکہ روس کے ترکی النسل مسلمان بھی اسکو ذوق و شوق سے پڑھتے تھے اور ممتاز ترک ادیب احمد کبکلی کے الفاظ میں، مشروطیت پہلی عالمی جنگ اور ترکی کی جنگ آزادی کے زمانے میں (۱۹۰۸ ء تا ۱۹۲۲ ء) سب سے طاقتور اسلامی جریدہ صراط مستقیم تھا » (۱۵) ـ

روس میں مقبولیت

روس میں صراط مستقیم کی مقبولیت کے بارے میں اشرف ادیب اپنی کتاب «محمد عاکف » میں لکھتے ھیں کہ :

« صراط مستقیم » عالم اسلام کے ھر حصے میں پھیلنا شروع ھو گیا ـ خاص طور پر اس کے کئی ھزار نسخے روس جاتے تھے ـ ایشیا کے دور دراز گوشوں سے عاکف کے پاس خطوط آتے تھے جن میں رسالے میں شائع ھونے والے مضامین نظم و نثر کی تعریف کی جاتی تھی ـ ان کی تحریریں روسی مسلمانوں کے درمیان چونکہ بہت دلچسپی سے پڑھی جاتی تھیں اسلئے زار کی حکومت صراط مستقیم کو خطرناک تصور کرتی تھی اور اسکے داخلے میں طرح طرح کی رکاوٹیں ڈالتی تھی ـ کبھی خریداروں کو پرچہ نہیں پہنچایا جاتا تھا اور کبھی مہمل بہانوں کا سہارا لیکر سنسر کے حوالے کر دیا جاتا تھا اور اس کے پارسل کے پارسل واپس کر دیئے جاتے تھے ـ لیکن عاکف کی شہرت پورے روس میں پھیل گئی تھی اور وھاں کے ادیب اور اھل قلم اپنے اور ان کے درمیان روحانی تعلق محسوس کرتے تھے ـ چنانچہ روس سے جو ادیب اور اھل قلم استنبول آتے وہ سیدھے صراط مستقیم کے دفتر پہنچتے تھے ، عاکف کو تلاش کرتے اور ان سے ملاقات کرتے ـ عبدالرشید ابراھیم (۱٦) یوسف آقچورہ (۱۷) ، اسماعیل گیرالی اور عیاض اسحاقی جیسے روسی ترک ، روسی مسلمانوں کے بارے میں قیمتی اور مفید مضامین صراط مستقیم میں اشاعت کے لئے بھیجتے تھے » ـ

آغا احمد اوغلو (۱۸) ، جو حال ھی میں آذر بائیجان سے ترکی آئے تھے

اپنا زیادہ وقت‌عاکف کے ساتھ کام کرنے میں صرف کرتے تھے ۔ ان کے قیمتی مقالے اور مضامین صراط مستقیم میں شائع ہوتے تھے ۔ وہ لکھتے ہیں کہ :

" اس زمانے میں صراط مستقیم ہمارے آذر بائیجان کے علاقوں میں بہت‌پڑھا جاتا تھا ۔ ہم لوگوں نے حسین زادہ علی بے کے ساتھ مشروطیت‌سے چار پانچ سال قبل (۱۹۰۳ ء یا ۱۹۰۴ ء) ایک اخبار نکالنا شروع کیا تھا ۔ اس موقع پر ہماری نظر صراط مستقیم پر پڑی جو ترکی اور بیرون ترکی کے مسلمانوں کے درمیان ربط و تعلق قائم کرنے سے متعلق سنجیدہ اور اہم مضامین شائع کررہا تھا ۔ ہم نے محسوس کیا کہ یہ پرچہ اسلامی بنیادوں کے تحفظ کے ساتھ جدید نظریات کو پیش کرنے میں جمال الدین افغانی اور محمد عبدہ ، کے راستے پر چل رہا ہے ۔ ہم اس اخبار کو پوری توجہ سے پڑھتے تھے اور اسکے اقتباسات شائع کرتے تھے ۔ (۱۹)

ترک انجمن

آغا احمد اوغلو کی مذکورہ بالا تحریر کا اقتباس دینے کے بعد اشرف ادیب لکھتے ہیں کہ :

" صراط مستقیم " میں ترکی النسل مسلمانوں کے بارے میں مضامین کی اشاعت سے ترکوں کی دنیا میں بڑی دلچسپی پیدا ہو گئی تھی ۔ ہماری مملکت میں جن لوگوں کو دنیائے ترک کے مطالعہ سے دلچسپی تھی انہوں نے ان مضامین پر خاص توجہ دی اور اسکے نتیجے میں دارالفنون اور مکتب ملکیہ کی عمارت میں ایک اجتماع کیا گیا جس میں میں (اشرف ادیب بھی شریک تھا ۔ اس اجتماع میں تورک درنیگی کے نام سے ایک علمی جمیعت قائم کی گئی ۔ جمعیت کا مقصد دنیا بھر کے ترکوں کے ماضی اور حال کے بارے میں تحقیقات کرنا اور پھر ان معلومات کو ساری دنیا میں عام کرنا تھا ۔ علاوہ ازیں ہمارا مقصد یہ بھی تھا کہ ترکی زبان کو سادہ اور آسان بنایا جائے ۔ جمعیت کے بنیادی قواعد و ضوابط بھی اس اجتماع میں مرتب کئے گئے اور اس میں ایک انتظامی کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا ۔ جمعیت کے نقطہ نظر کو عام کرنے کے لئے صراط مستقیم کو پسند کیا گیا ۔ صراط مستقیم نے بھی اس بات پر تشکر کا

اظہار کیا اور جمعیت (تورک درنیگی) کے قیام پر تمام عالم اسلام کو مبارک باد دی (۲۰) ۔

تورک درنیگی (انجمن ترک) اس لحاظ سے ترکی کی تاریخ میں اھمیت رکھتی ھے کہ وہ ترکی میں پہلی علمی اور تحقیقی جمعیت تھی جو خاص ترکوں کیلئے مخصوص تھی ۔ یہ جمعیت ۱۹۰۸ ء میں قائم کی گئی تھی ۔ اشرف ادیب نے اسکے بانیوں کے نام نہیں لکھے لیکن کمال قرہ علی اوغلو نے اپنی کتاب تاریخ ادب ترکی (۲۱) جلد سوم میں اس سلسلے میں حسب ذیل نام دئے ھیں :

احمد مدحت، امراللہ آفندی ، نجیب عاصم ، برصالی طاھر ، کورک ماز اوغلو جلال ، ولد چلبیی ، اچار اوغلو یوسف (آقچورہ یوسف) ، مورخ عارف ، آق یگت اوغلو موسی ، احمد ، فواد رئیف اور رضا توفیق ۔

معلوم ھوتا ھے کہ بعد میں ترک قوم پرست اس جمعیت کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکے اور انھوں نے ۲۰ ۔ جون ۱۹۱۱ ء کو تورک اوجاغی کے نام سے نئی جمعیت قائم کی اور اسکی طرف سے تورک یوردو کے نام سے ایک رسالہ جاری کیا ۔

ترک قوم پرستوں نے جن پر فری میسن تحریک کے اثرات بڑھتے جا رھے تھے ، یہودیوں کی ایک خفیہ سازش کے تحت جس کا ان کو علم نہیں تھا سلطان عبدالحمید کو ۲۷ ۔ اپریل ۱۹۰۹ ء کو معزول کر دیا ۔ اسکے بعد ترک قوم پرستوں میں باھمی اختلافات بڑھتے گئے جن سے فائدہ اٹھا کر اپریل ۱۹۱۱ ء میں اٹلی نے طرابلس پر قبضہ کر لیا اور ۱۹۱۲ ء میں بلقان کی تمام ریاستوں نے ملکر ترکی پر حملہ کر دیا ۔ اس زمانہ میں صراط مستقیم ایک طرف جہاد کی اور دوسری طرف مسلمانوں کو اتحاد کی دعوت دیتا رھا ۔ اخبار میں ساری دنیا کے مسلمانوں کا ردعمل شائع ھوتا تھا جس میں ھندوستان کے مسلمانوں کا ردعمل بھی شامل ھوتا تھا جن کے صراط مستقیم میں مسلسل تار آتے رھتے تھے ۔ عاکف اپنی پرجوش نظموں سے حوصلے بڑھاتے تھے ۔

اسی زمانے میں رشید رضا مصری استنبول آئے ۔ وہ فری میسن تحریک کے جواب میں تحریک « دعوت و ارشاد » قائم کرنا چاھتے تھے ۔ انھوں نے انجمن

اتحاد و ترقی کے رهنماؤں کے سامنے یه تجویز رکھی لیکن انهـوں نے اس پر کوئی توجـه نهیں دی ـ رشید رضا مایوس هو کر مصـر چلے گئے اور انهوں نے وهاں «دعوت و ارشاد» کی بنیاد ڈالی ـ عباس حلیم پاشا کے چھوٹے بھائی پرنس محمد علی نے تحریک کو ایک هزار پونڈ دیئے ـ بمبئی کے ایک تاجر قاسم بن محمد نے بیس هزار پونڈ دئے ـ صراط مستقیم نے اس جمعیت کے پروگرام کو کئی اشاعتوں میں نمایاں طور پر شائع کیا (۲۲) ـ

سبیل الرشاد

صراط مستقیم کو اشرف ادیب اور ابو العـلاء ماردین نے ملکر نکالا تھا اور اسکی ملکیت مشترکه تھی ـ کچھ عرصے کے بعد ابو العـلاء ماردین ، یونیورسٹی میں پروفیسر هو گئے اور ان کا تعلق صراط مستقیم سے ختـم هو گیا ـ اب صراط مستقیم کے واحد مالک اشرف ادیب هو گئے ـ مـلکیت میں اس تبدیلی کے بعد نام بدلنا ضروری سمجھا گیا ـ اشرف ادیب نے عاکف اور عباس حـلیم پاشا سے نام کے بارے میں مشوره کیا ـ مختلف نام پیش کئے گئے جن پر اتفاق نهیں هو سکا ـ اس پر عباس حلیم اپنے کمرے سے قرآن شریف اٹھا لائے اور کها که اس میں جو نام نکل آئے وه رکھدیا جائے ـ عاکف نے قرآن کھولا ـ یه آیت نکلی :

اتبعون اهدکم سبیل الرشاد

چنانچه سب نے اخبار کا نام سبیل الرشاد رکھنے پر اتفاق کیا ـ اب تک صراط مستقیم کے ۱۸۱ شمارے جو سات جلد پر مشتمل تھے نکل چکے تھے ـ ۱۸۲ واں شماره سبیل الرشاد کے نام سے شائع هوا اور اسکے ساتھ هی آٹھویں جلد کا آغاز هوا ـ

سبیل الرشـاد کس تاریخ سے نکلنا شروع هوا ؟ اس بارے میں ترکی کتابوں میں صحیح تاریخ نهیں ملتی ـ حلمی ضیا الکین نے اپنی کـتاب ترکی میں جدید افـکار کی تاریخ (۲۳) میں لکھا هے که صراط مستقیم ۱۴ اگست ۱۹۰۶ ء سے ۱۶ ـ فروری ۱۹۱۱ ء تک جاری رها ، پھر ۲۴ ـ فروری ۱۹۱۱ ء سے مـارچ ۱۹۲۴ ء تک سبیل الرشـاد کے نام سے جاری رها ـ لیکن یه صحیح نهیں هے ـ صراط مستقیم ۱۹۰۶ ء میں نهیں بلکه ۱۹۰۸ ء میں نکلنا شروع هوا تها ـ بعض

کتابوں میں اشاعت کی تاریخ ۱۱ ۔ اگست دی گئی ھے ۔ ترکی میں اس زمانے میں ھجری کیلنڈر کے ساتھ یونانی کیلنڈر بھی رائج تھا جسکی تاریخوں اور موجودہ انگریزی کیلنڈر کی تاریخوں اور سال میں فرق ھے ۔ مصنفین سے عام طور پر ان میں مطابقت پیدا کرنے میں غلطی ھو جاتی ھے ۔ یہی سبیل الرشاد کے ساتھ ھوا ۔ بہرحال یہ طے ھے کہ سبیل الرشاد کا پہلا پرچہ اشرف ادیب کے الفاظ میں صراط مستقیم کے پورے ساڑھے تین سال بعد نکلا ۔ یہ ساڑھے تین سال فروری ۱۹۱۲ ء میں پورے ھوتے ھیں ۔ اسکے علاوہ یہ بات بھی معلوم ھے کہ صراط مستقیم کی اس وقت تک سات جلدیں نکل چکی تھیں اور ھر جلد چھ ماہ پر مشتمل ھوتی تھی ۔ سبیل الرشاد کے پہلے پرچہ کی جو فوٹو کاپی میرے پاس موجود ھے اس میں جلد ۸ لکھا ھوا ھے ۔ اس لحاظ سے بھی فروری ۱۹۱۲ ء ھوتی ھے ۔ ضیا الکین نے مہینہ صحیح لکھا ھے اور سال غلط ۔ اسی طرح سبیل الرشاد ۱۹۲۳ء میں نہیں بلکہ ۱۹۲۵ ء میں قانون تحفظ عامہ کے تحت بند ھوا ۔ یہاں بھی حلمی ضیاء نے سال غلط لکھدیا لیکن مارچ کا مہینہ صحیح ھے ۔ لہذا یہ صحیح معلوم ھوتا ھے کہ سبیل الرشاد کی اشاعت ۲۳ ۔ فروری ۱۹۱۲ ء سے شروع ھوئی اور مارچ ۱۹۲۵ ء تک جاری رھی ۔ اسکی تائید تورک دیلی وانسی کلو پیدسی کے اس بیان سے بھی ھوتی ھے کہ صراط مستقیم کے نام سے کل ۱۸۱ شمارے نکلے اسکے بعد ۱۸۲ واں شمارہ سبیل الرشاد کے نام سے نکلا ۔

سبیل الرشاد اگرچہ صراط مستقیم ھی کا دوسرا نام تھا اور لکھنے والے بھی وھی تھے لیکن ملکیت میں تبدیلی کے بعد اسکے اغراض و مقاصد کا از سرنو اعلان کیا گیا اور وضاحت کی گئی کہ جریدے کا کسی فرقہ یا پارٹی سے تعلق نہیں ھو گا اور صرف حق بات کی حمایت کی جائے گی ۔ اب مدیر کی حیثیت سے ذمہ داری بجائے عاکف کے اشرف ادیب نے خود سنبھالی ۔ ممتاز لوگوں پر مشتمل ھیئت تحریر تشکیل دی گئی اور مختلف موضوعات مختلف لوگوں کے سپرد کئے گئے ۔ تفسیر اور حدیث عاکف کے سپرد کے گئے اور ھدایت کی گئی کہ ان آیات اور احادیث پر زور دیا جائے جو حیات اجتماعی سے متعلق ھوں ۔ حلیم ثابت(۲۴) کے سپرد فقہ ، حج اور خانہ کعبہ کی تاریخ کی گئی ،

فلسفیانه موضوع عمـر فرید قـام اور شمس الـدین گونالتـای کے ، تاریـخ عـرب ، شـریف عبداللطیف انور زاده کے اور سیاسی مقالات یوسـف آقچوره کے سپرد کئے گئے ـ اخـبار کے لئے مختلف ملکوں میں نامه نگار مقرر کئے گئے ـ بلقاریه مـیں ، ممتاز عالم دین احمد حمدی (۲۵) آقسیکی کو جو بعد میں ترکی کے محکمه مذهبی امور کے سربراه هوئے نمائنده مقرر کیا گیا ـ کاغذ بھی معیاری استعمال کیا گیا ـ مختصر یه که سبیل الرشاد معنوی اور ظاهری دونوں لحـاظ سے درجه اول کا ایک مکمل جریده بن گیا ـ یه سب کچھ عباس حلیم پاشا کی مالی امداد کی وجه سے ممکن هوا ـ

اسی زمانه میں روس کے مشہور ترک سیاح قاضی عـبدالرشید ابراهـیم استنبول آئے ـ عباس حـلیم پاشا کو اسلامی دنیا کے حالات سے بہت دلچسپی تھی ، اسلئے اشرف ادیب ان کـو عـباس حـلیم پاشـا کے پاس لے گئے ـ عباس حـلیم پاشا نے ایک هفته تک ان سے صـلاح و مشورے کئے اور منجمله اور باتوں کے ان کے سـپرد یه کام بھی کیا که وه اسـلامی دنیا کے ممتاز لوگوں کے جن سے وه سیاحت کے دوران ملے پتے فـراهم کریں ـ جب یه پتے فراهم هو گئے تو عباس حلیم پاشا نے ادارے کو ایک رقم پیشگی دیدی تاکه اس سے ان لوگوں کے چندے ادا کر کے ان کے نام سبیل الرشـاد جـاری کر دیا جائے ـ یه سینکڑوں افراد تھے اور مصر ، شام ، عراق ، حجاز ، یمن ، ایران ، افغانستان ، هندوستان ، ترکستان ، روس اور جاپان سے تعلق رکھتے تھے ـ ان سب کے نام اور پتے کی چٹیں تیار کر لی گئیں اور ان کے نام سبیل الرشاد جاری کر دیا گیا ـ

اشرف ادیب لکھتے هیں که اب سبیل الرشاد ایک مکتب هو گیا تھا اور اس کا دفـتر ایک کلب بن گـیا تھا ـ عـاکف روزانه دفـتر آتے ، لکھنے والوں سے ملتے ـ چائے ایک برتن میں هر وقت کھولتی رهتی اور اسکے دور چلتے رهتے تھے ـ مہمانوں کو پلائی جاتی تھی ـ عاکف اپنی وه نظمیں اور اشعار سناتے جو اگلے پرچے میں شائع هونے والے هوتے ـ هفته کے دن خصوصی اجتماع هوتا ، تمام لکھنے والے جمع هوتے ، صلاح و مشورے کرتے اور بحث ومباحثه میں حصه لیتے ـ

سبیل الرشاد کو شروع هوئے ابھی چند ماه هی هوئے تھے که ۸ ـ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو جنگ بلقـان چھڑ گئی ـ بلقان کی ساری مسیحی ریاستیں سلطنت عثمانیه

پر ٹوٹ پڑیں ۔ حکومت اپنے اندرونی اختلافات کی وجہ سے جو متضاد عناصر کے جمع ہو جانے سے پیدا ہو گئے تھے حملہ کا مقابلہ نہ کر سکی اور یورپ کے سارے عثمانی مقبوضات ہاتھ سے نکل گئے اور صرف وہ حصہ باقی رہ گیا جو یوروپی ترکی کہلاتا ہے ۔ عثمانی مقبوضات میں ہزاروں مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا اور لاکھوں بےگھر ہو گئے ۔ بےگھر لوگ سبیل الرشاد کے دفتر میں آتے اور مظالم کی داستانیں سناتے ۔ عاکف کی کئی پر درد نظمیں اسی دور میں لکھی گئیں اور سبیل الرشاد میں شائع ہوئیں ۔

جنگ بلقان کے بعد سلطنت عثمانیہ میں صرف وہی علاقے رہ گئے جن کی آبادی مسلمان تھی اور جن کے عناصر ترکیبی ترک اور عرب تھے ۔ لیکن ترکوں اور عربوں میں بڑھتی ہوئی قوم پرستی نے ان دونوں عناصر کو متحد نہیں ہونے دیا ۔ سبیل الرشاد اس دور میں اتحاد اسلام کا سب سے بڑا علمبردار تھا ۔ اس نے قوم پرستی کے مغربی تصور کی مذمت کی اور ترکوں اور عربوں کو متحد کرنے پر زور دیا ۔ قوم پرستی کے فروغ کے ساتھ ہی سبیل الرشاد کے حلقہ ادارت میں بھی نظریاتی اختلافات پیدا ہو گئے ۔ اور قوم پرستوں کا وہ گروہ جو اسلام کی آزادانہ تعبیر کرنا اور ترک قوم پرستی کی تائید کرنا چاہتا تھا سبیل الرشاد سے الگ ہو گیا ۔ اور اس طرح سبیل الرشاد کے مضمون نگاروں کا حلقہ قوم پرستوں اور اتحاد اسلام کے علمبردار دو گروہوں یا تجدد پسندوں اور اسلام پسندوں کے دو گروہوں میں تقسیم ہو گیا (۲۶) ۔ تجدد پسندوں نے ضیا گوک الپ اور اتحاد و ترقی کے تعاون سے " اسلام مجموعہ " کے نام سے ۱۹۱۴ ء سے ایک رسالہ نکالنا شروع کیا جسکے ایڈیٹر حلیم ثابت شبانئی تھے ۔ اس گروہ کے دوسرے لکھنے والے شرف الدین یالت قیا (۲۷) اور محمد شمس الدین گونالتای تھے ۔ لیکن یہ رسالہ چلا نہیں اور صرف ۲۳ شماروں کے بعد ۱۹۱۸ ء میں بند ہو گیا ۔ اس موقع پر سبیل الرشاد کی طرف سے اتحاد و ترقی کے مرکز عمومی کے رکن ضیا گوک الپ کو ایک یادداشت بھی بھیجی گئی جس میں ترک قوم پرستی کے رجحانات کو نقصان دہ کہا گیا تھا اور یہ مشورہ دیا گیا تھا کہ متنازعہ امور پر علمی انداز میں گفتگو کر کے مفاہمت کی راہ نکالی جائے ، لیکن اس یادداشت کا کوئی جواب نہیں دیا گیا (۲۸)

آزادی کی جنگ

جنگ عظیم میں ترکوں کو شکست ہو گئی اور ان کے سارے عرب مقبوضات ہاتھ سے نکل گئے ۔ ۳۰ ۔ اکتوبر ۱۹۱۸ ء کو جنگ بندی ہو گئی ۔ ۱۵ ۔ مئی ۱۹۱۹ ء کو یونانیوں نے اپنی فوجیں ازمیر میں اتار دیں ، ۱٦ ۔ مارچ ۱۹۲۰ ء کو اتحادی فوجیں استنبول میں داخل ہو گئیں اور ترکوں کو بدنام زمانہ معاھدہ سیورے کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا جانے لگا جسکے تحت ترکی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا تھا ۔ اب ترکوں کے لئے بقا کا واحد راستہ یہ رہ گیا تھا کہ وہ اپنے وطن کی حدود کا دفاع کریں ۔ اس طرح ۱۹۱۹ ء سے آزادی کی جنگ شروع ہو گئی جو ۱۹۲۲ ء میں فتح سے ھمکنار ہوئی ۔

اشرف ادیب نے اس زمانے میں اپنے پرچے سبیل الرشاد کے ذریعہ آزادی کی جنگ کی حمایت کے لئے قوم کو تیار کیا ۔ ۱٦ ۔ مارچ ۱۹۲۰ ء کو استنبول پر اتحادی قبضہ کے بعد وہ عاکف کے ساتھ استنبول چھوڑ کر شمالی ترکی کے شہر قسطمونی آگئے ۔ سبیل الرشاد بھی ان کے ساتھ قسطمونی منتقل ہو گیا ۔ اس موقع پر عاکف نے قسطمونی کی جامع نصراللہ میں ۱۹ ۔ نومبر ۱۹۲۰ ء کو جو پر جوش تقریر کی تھی اور جس میں انہوں نے معاھدے سیورے کے خلاف اٹھ کھڑے ہونے کی عوام سے اپیل کی تھی ترکی کی جنگ آزادی کی تاریخ میں بڑی اھمیت رکھتی ھے ۔ اس تقریر کو جنوبی محاذ کے کمانڈر نے ہزارھا کی تعداد میں چھپوا کر ، لوگوں میں تقسیم کیا تاکہ عوام کے حوصلے بڑھیں ۔ سبیل الرشاد کے شمارے ۴٦۴ ، ۴٦۵ ، ۴٦٦ اور ۴۷۷ ، عاکف کی اس تاریخی تقریر سے بھرے پڑے ھیں ۔

اشرف ادیب ، سبیل الرشاد کے چند پرچے قسطمونی میں شائع کرنے کے بعد ۲۵ دسمبر کو عاکف کے ساتھ قسطمونی سے انقرہ منتقل ھو گئے جہاں آزادی کی جنگ کا صدر دفتر تھا ۔ ان کا قیام بھی عاکف کے ساتھ درگاہ تاج الدین میں تھا ۔ اسی جگہ عاکف نے ترکی کا غیرفانی استقلال مارشی یعنی ترانہ آزادی لکھا ۔ یہ ترانہ سب سے پہلے سبیل الرشاد کی ۱۷ فروری ۱۹۲۱ ء کی اشاعت میں شائع ہوا ۔ اسکے بعد ۱۲ مارچ کو ترکی کی مجلس کبیر ملی نے اسکو قومی

ترانہ کی حیثیت سے منظور کر لیا ۔

۱۹۲۱ء کے وسط میں جب یونانیوں نے ایسکی شہر اور کوتامیہ کی طرف سے جوابی حملہ شروع کیا تو اشرف ادیب نے قیصری جا کر عوام کو جنگ میں شرکت پر آمادہ کرنے کے لئے کتابچے شائع کر کے تقسیم کئے (۲۹)

۱۹۲۲ء میں آزادی کی جنگ ختم ہو گئی اور غیرملکی فوجوں کا آخری سپاہی تک اس سال کے آخر تک ترکی کی سرزمین سے نکال دیا گیا ۔ اس جنگ میں سبیل الرشاد نے جو کردار ادا کیا اس کا اعتراف ممتاز ترک ادیب احمد کبکلی اس طرح کرتے ہیں :

" عاکف نے سبیل الرشاد کو آزادی کی جنگ کے شعلہ جو الہ میں تبدیل کر دیا تھا اور ان کا یہ نعرہ کہ ہماری قوم جو ڈھائی ہزار سال سے آزادی کی نعمت سے بہرور رہی ہے غلامی کی زندگی قبول نہیں کر سکتی ہر طرف گونجنے لگا ۔ یونان کے حملہ کے آغاز کے وقت سے آخری فتح حاصل ہونے تک انھوں نے لوگوں کے حوصلے بلند رکھے اور امید کی شمع روشن رکھی " (۳۰)

ظاہر ہے اس اعزاز میں اشرف ادیب بھی عاکف کے برابر کے شریک ہیں ۔

مئی ۱۹۲۳ ء میں اشرف ادیب انقرہ سے استنبول واپس آ گئے اور سبیل الرشاد حسب سابق پھر استنبول سے شائع ہونے لگا ۔ لیکن اب وہ اسکو تنہا نکال رہے تھے ۔ عاکف جو صراط مستقیم کے آغاز سے اب تک ان کے ساتھ تھے نوزائیدہ جمہوریہ ترکیہ کے غیراسلامی رجحانات سے دل شکستہ اور سنسر کی روز افزوں پابندیوں سے اکتا کر عباس حلیم پاشا کی دعوت پر اکتوبر ۱۹۲۳ ء میں مصر چلے گئے ۔ اشرف ادیب نے زیادہ مستقل مزاجی کا ثبوت دیا اور سبیل الرشاد کے ذریعہ اسلام پر کئے جانے والے حملوں کا جواب دیتے رہے ۔ اس زمانہ میں انھوں نے کئی طویل مقالوں کے ترکی ترجمے قسط وار شائع کئے ۔ ان میں ایک سعید حلیم پاشا کا مقالہ " اسلام میں تشکیلات سیاسیہ " تھا جو ۲٦ ۔ فروری سے ۱۳ ۔ مئی ۱۹۲۳ ء کے شماروں میں شائع ہوا ۔ دوسرا عبدالعزیز چاوش کا مضمون شراب کا انسانی زندگی پر مضر اثر اور تیسرا انگریزی کلیسا کے سوالنامہ کا جواب ، یہ بھی عبدالعزیز چاوش کا تھا ۔

۲۹ ـ اکتوبر ۱۹۲۳ ء کو ترکی ایک جمہوریہ بنا دی گئی ـ اسکے بعد ترکی کی اسلامی حیثیت کو ختم کر کے اسکو ایک یوروپی ملک بنانے کے لئے مسلسل اقدامات کئے گئے ـ سبیل الرشاد ان نام نہاد اصلاحات کے خلاف تھا اور حکومت اسکے خلاف کاروائی کے لئے صرف بہانے کی منتظر تھی ـ جب ۱۱ ـ فروری ۱۹۲۵ ء کو ان نام نہاد اصلاحات کے خلاف مشرقی ترکی میں شیخ سعید نے بغاوت کر دی تو حکومت نے اشرف ادیب کو گرفتار کر لیا اور ان کو نو تشکیل یافتہ عدالت استقلال کے سامنے پہلے انقرہ میں پھر دیاربکر میں پیش کر دیا ـ اسکے بعد ان کو اس شرط پر چھوڑا کہ وہ آئندہ سبیل الرشاد شائع نہیں کرینگے ـ (۳۱) ـ اس طرح سترہ سال تک وطن اور اسلام کی خدمت کرنے والا پرچہ مارچ ۱۹۲۵ ء میں بند کر دیا گیا اور جب تک ترکی میں ایک پارٹی کی آمرانہ حکومت رہی سبیل الرشاد بند رہا ـ سترہ سال کی اس مدت میں صراط مستقیم اور سبیل الرشاد کے کل ٦۴۱ شمارے شائع ہوئے ـ

تصانیف

اشرف ادیب اسکے بعد بھی بیکار نہیں بیٹھے ـ صحافت پر پابندی لگی تو انہوں نے کتب نویسی شروع کر دی اور آثار علمیہ کتب خانہ قائم کر کے اپنی اور دوسرے مصنفین کی کتابیں شائع کرنے لگے ـ صحافت پر پابندی لگنے سے پہلے بھی انہوں نے سبیل الرشاد کے دفتر سے متعدد کتابیں شائع کی تھیں لیکن اب ان کا یہ واحد مشغلہ بن گیا ـ

(۱) محمد عاکف : حیات ، تصانیف اور ستر مصنفین کے مضامین

یہ اشرف ادیب کی پہلی اور شاید سب سے اہم اور قیمتی کتاب ہے ـ اسکی پہلی جلد جو سات سو صفحات پر مشتمل ہے ۱۹۳۸ء میں، اور دوسری جلد جو تین سو بیس صفحات پر مشتمل ہے ۱۹۳۹ ء میں شائع ہوئی ـ یہ ضخیم کتاب ان کے دوست، صراط مستقیم کے ایڈیٹر اور ترکی کے شاعر اسلام محمد عاکف کی زندگی اور تصانیف پر سب سے مفصل اور مستند کتاب ہے ـ اس میں انہوں نے عاکف سے متعلق مختلف اہل قلم کے مضامین بھی جمع کر دئے ہیں ـ کتاب میں عاکف کی پیدائش سے لیکر ۱۹۳۶ ء میں ان کی وفات تک کے حالات اور عاکف

کے دوستوں کے حالات شامل ھیں ۔

(۲) انقلاب کے بالمقابل عاکف اور فکرت

توفیق فکرت (۱۸٦۷ء تا ۱۹۱۵ ء) ترکی کے مشہور شاعر تھے ۔ شروع میں وہ صاحب ایمان اور دیندار تھے ۔ اسکے بعد الحاد اختیار کر لیا ۔ اللہ ، قرآن اور اسلامی روایات کے خلاف اپنی نظموں میں بد زبانی کی ۔ ایک مرتبہ عاکف اور فکرت میں اس موضوع پر بحث بھی چل نکلی تھی ۔ ۱۹۴۰ ء میں استنبول کے اخباروں میں یہ بحث پھر چل نکلی اور ایک کمیونسٹ خاتون صبیحہ سرتیل نے عاکف پر بھی حملے کئے ۔ یہ کتاب اس کے جواب میں ھے اور ۱۹۴۰ ء میں آثار علمیہ کتب خانہ سے شائع ھوئی ۔

(۳) گنجلیک و تان جیلر ۔ یہ کتاب بھی عاکف اور فکرت کے مناقشہ سے متعلق ھے ۔ کمیونسٹوں نے جو اخبار " تان " کے گرد جمع تھے ، عاکف کے ترانہ ملی پر اعتراضات کرنا شروع کر دیا تھا ۔ اشرف ادیب نے یہ کتاب (نوجوان اور تان اخبار کا حلقہ) اسی کے جواب میں لکھی اور بتایا کہ ترکی کی آزادی کا سرچشمہ عاکف کا ترانہ آزادی ھے ، توفیق فکرت کی نظم تاریخ قدیم نہیں ھے جس میں اللہ اور قرآن کو برا بھلا کہا گیا ھے اور اسلاف پر لعنت بھیجی گئی ھے یہ کتاب بھی ۱۹۴۰ ء میں طبع ھوئی ۔

(۴) اسلام ترک محیط المعارف : ۱۹۴۰ء میں ترکی کی وزارت تعلیم نے لیڈن کی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا ضروری ترمیم و اضافے کے ساتھ ترکی میں ترجمہ کرنا شروع کیا ۔ اس پر اشرف ادیب نے ۱۹۴۱ ء میں ایک کتابچہ شائع کیا جس کا نام " میسیونلر و مستشرقلرن یازد کلری اسلام انسی کلوپیدسی نن علمی ماھیتی (مسیحی مبلغوں اور مستشرقوں کی لکھی ھوئی اسلامی انسائیکلوپیڈیا کی علمی حیثیت) تھا ۔ اس میں انھوں نے مذکورہ انسائیکلوپیڈیا کا ترجمہ کرنے کو نقصان دہ بتایا تھا ۔ اسکے بعد ان کی تحریک پر ایک علمی جماعت نے جو اشرف ادیب ، عمر رضا دوغرل ، اسماعیل حقی ازمیرلی اور کامل میراث پر مشتمل تھی " اسلام ترک محیط المعارف " کے نام سے ایک انسائیکلو پیڈیا مرتب کرنا شروع کر دی جسکے ۴۷ اجزاء شائع ھوئے ، اسکے بعد اسکو

رسالہ کی شکل دیدی گئی جس کے ایک سو شمارے شائع ہوئے (۳۲) ۔ اسکے بعد کام رک گیا ۔

(۵) پنبہ کتاب (سرخ کتاب) ۔ یہ ٦۴ صفحہ کا ایک کتابچہ ہے جس میں اشرف ادیب نے چالیس مصنفین کی تحریریں جمع کر دی ھیں ۔ ان میں توفیق فکرت پر پانچ مختلف پہلوؤں سے تنقید کی گئی ہے ۔ آثار علمیہ کتب خانہ نے ۱۹۴۳ء میں شائع کی ۔

(٦) چوجقلر امیزہ دین کتابی (ہمارے بچوں کے لئے دینی کتاب چار حصے (۱۹۴۳ء تا ۱۹۳۹ء)۔

۱۹۲۵ء کے بعد جب ترکی میں ایک پارٹی کی آمریت قائم کر دی گئی ، قانون تقریر سکون (تحفظ عامہ) کے تحت تمام مخالف اخبارات بند کر دیئے گئے ، اصلاحات پر تنقید کرنے والوں پر مقدمہ چلانے کے لئے خصوصی عدالتیں "عدالت ھائے استقلال " کے نام سے قائم کر دی گئیں ۔ حزب اختلاف کے اکیس رھنماؤں کو پھانسی دے دی گئی اور ڈیڑھ سو رھنماؤں کو جلا وطن کر دیا گیا تو حکومت اپنی مرضی کی اصلاحات ملک پر تھوپنے میں آزاد ھو گئی (۳۳) ۔ اس زمانہ میں دینی مدارس بند کئے گئے، عربی رسم الخط بدل کر لاطینی رسم الخط اختیار کیا گیا ، اذان اور اقامت ترکی زبان میں کہنے کا حکم دیا گیا اور عربی اذان کو جرم قرار دیا گیا ، عورتوں کو پردہ ترک کرنے پر مجبور کیا گیا ، ھجری تقویم کی جگہ انگریزی کیلنڈر اختیار کیا گیا ، جامع ایاصوفیہ کو میوزیم بنایا گیا ، سوئٹزر لینڈ اور اٹلی کے قانونی ضابطے نافذ کئے گئے اور اور آئین سے یہ دفعہ نکال کر کہ "ترکی کا سرکاری مذھب اسلام ہے " ریاست کو سیکولر ریاست قرار دیا گیا ۔ ان اصلاحات کو اتنی سختی سے نافذ کیا گیا کہ ان کے خلاف بولنا موت کو دعوت دینا تھا ۔ چنانچہ تفسیر کے استاد محمد عاطف آفندی کو محض اس جرم میں ۱۹۲٦ء میں پھانسی دے دی گئی کہ انہوں نے پردہ سے متعلق آیات کی تفسیر بیان کی تھی ۔ اسی طرح دو اور افراد علی رضا اور حاجی عسکری کو بھی اسی قسم کے جرم میں پھانسی دے دی گئی ۔ یہ تینوں افراد نام نہاد عدالت استقلال میں پیش کئے گئے تھے جو اصلاحات کی مخالفت کرنے والوں کے لئے خصوصی طور پر

قائم کی گئی تھی (۳۴) ۔ لیکن ان تمام پابندیوں کے باوجود اس پورے دور میں جس شخص نے ہر قسم کے خوف سے بے نیاز ہو کر اسلام پر ہونے والی تنقیدوں کا کھل کر جواب دیا اور اسلامی احکام کی اپنے ضمیر کے مطابق تشریح و تعبیر کی وہ بدیع الزمان سعید نورسی کی ذات تھی ۔ وہ ۱۹۲۵ ء سے ۱۹۵۰ء تک مسلسل پچیس سال تک یا تو قید خانوں میں رھے یا نظر بند اور اس دوران میں ان پر اور ان کی تحریروں پر سینکڑوں مقدمات چلائے گئے ۔ اشرف ادیب ان کی شخصیت سے بہت متاثر تھے اور شاید وہ پہلے اہل قلم ھیں جس نے آمریت کا دور ختم ہونے کے بعد ان کے حق میں قلم اٹھایا (۳۵) ۔ اشرف ادیب نے اس سلسلے کی پہلی کتاب

(۷) رسالہ نور مولفی بدیع الزمان سعید نورسی حیاتی ، اثرلری ، مسلکی ۱۹۵۰ء میں لکھ کر شائع کی ۔ اس کے بعد انھوں نے اس سلسلے میں دو مزید کتابیں لکھیں یعنی :

(۸) بدیع الزمان سعید نور و جولک : تنقید تحلیل (۱۹۶۳ء)

(۹) رسالہ نور معارضہ یازلزن اسناد لرہ حقندہ علمی بر تحلیل (رسالہ نور پر اعتراض کرنے والے مصنفوں کے الزامات کا علمی تجزیہ) ۱۹۶۵ء

(۱۰) قرآن غرب متفکر لرینہ گورہ (قرآن مغربی مفکروں کی نظر میں) ۱۹۵۷ء ۔ اس میں اشرف ادیب نے مغربی اہل قلم کی ان تحریروں کو یک جا کیا ہے جن میں انھوں نے قرآن کی عظمت کا اعتراف کیا ہے ۔

(۱۱) دین دہ رفور مجولر (دین میں اصلاحات کرنے والے) ۱۹۵۹ء ۔ ترکی میں قیام جمہوریت کے بعد ھی یہ تحریک چلی تھی کہ اسلام میں اس طرح اصلاحات کی جائیں جیسی مغرب میں پروٹسٹنٹ تحریک اصلاح دین کے تحت کی گئی تھیں ۔ اشرف ادیب نے اس موضوع پر اس دور کے ممتاز دانشوروں علی فواد باشگل (۳۶) ، نور الدین توپچو (۳۷) اسماعیل حامی دانش مند (۳۸) اور رئیف ادغن کو لکھنے کی دعوت دی ۔ ۵۶ صفحہ کا یہ کتابچہ ان ھی تحریروں کا مجموعہ ھے کتابچہ کے شروع میں خود اشرف ادیب نے ایک طویل مقدمہ لکھا ھے جس میں ترکی میں تحریک اصلاح دین کا پس منظر بتایا ھے ۔

(۱۲) قرا کتاب (کالی کتاب) ۔ اس کتاب میں اشرف ادیب نے بتایا ہے کہ قیام جمہوریت کے بعد ملت کو کس طرح دھوکا دیا گیا اور دین پر کس طرح حملے کئے گئے ۔ یہ کتاب ۱۹٦۸ء میں شائع ہوئی تھی-۱۹٦۹ء میں اس کی وجہ سے حکومت نے اشرف ادیب پر مقدمہ چلایا لیکن وہ عدالت سے بری کر دیئے گئے ۔

اشرف ادیب کی تالیفات میں تین اور کتابوں کے نام ملتے ہیں ایک

(۱۳) حج رہبری جسے انہوں نے اے علوی اور عاکف کے تعاون سے لکھا تھا ، دوسری :

(۱۴) ارفا کے محمود کامل کے وعظوں کا مجموعہ اور تیسری

(۱۵) مناسترلی کے اسماعیل حقی کے وعظوں کا مجموعہ ۔ یہ اشرف ادیب نے خود مرتب کئے تھے ۔ ان کی تاریخ اشاعت معلوم نہیں ہو سکی ۔

ان کتابوں کے علاوہ اشرف ادیب کے بے شمار مضامین جو بڑے اہم موضوعات پر ہیں ابھی تک صراط مستقیم اور سبیل الرشاد کی فائلوں میں بند ہیں ۔ اگر ان کو جمع کیا جائے تو کئی جلدیں تیار ہو سکتی ہیں ۔ مثلاً عدالت استقلال میں اشرف ادیب پر جو مقدمہ چلایا گیا اسکی روئیداد پچاس قسطوں میں شائع ہوئی ہے ، ترکی کی جنگ آزادی میں سبیل الرشاد کے کردار پر اشرف ادیب کا مضمون تیس قسطوں سے زیادہ میں چھپا ہے ۔ ان کا ایک اور اہم مضمون تنظیمات کی اصلاحات کے بارے میں ہے ۔ جسکی ۲۹ ویں قسط سبیل الرشاد دسمبر ۱۹۵۲ء میں موجود ہے ۔ معلوم نہیں اسکے بعد کتنی قسطیں اور شائع ہوئیں ۔

سبیل الرشاد کا آخری دور

ترکی صحافت کی تاریخ میں ۱۹۲۳ء سے ۱۹۳٦ء تک کا زمانہ پابند صحافت کا زمانہ کہا جاتا ہے (۳۹) ۔ یہ وہ زمانہ ہے جب سرکاری جمہور خلق پارٹی یا پیپلز ری پبلکن پارٹی بلا شرکت غیرے حکمران تھی اور اس کی نافذ کردہ اصلاحات کے خلاف ایک لفظ نہیں کہا جا سکتا تھا ۔ اس دور میں صرف اخبارات ہی نہیں تمام مطبوعات پر حکومت کی کڑی نگرانی رہی ۔ لیکن اسکے بعد سیاسی پارٹیاں قائم کرنے اور آزادانہ اظہار رائے کی آزادی بحال کر دی گئی

چنانچه اس آزادی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اشرف ادیب نے بھی یکم مئی ۱۹۴۸ء سے سبیل الرشاد پھر شائع کرنا شروع کر دیا جو ۱۹۶۶ء تک جاری رہا ـ (۳۰) لیکن سبیل الرشاد کا یہ دور پہلے دور سے کمتر تھا ـ اشرف ادیب اپنے مخلص ترین ساتھی عاکف کی خدمات سے محروم ہو چکے تھے ، وہ خود بھی بوڑھے ہو چکے تھے اور پہلے دور کی طرح محنت نہیں کر سکتے تھے ـ عباس حلیم جیسا کوئی سرپرست بھی موجود نہیں تھا ـ ذاتی طور پر ان کے پاس کوئی بڑا سرمایہ نہیں تھا اور سب سے بڑی بات یہ کہ حالات سازگار نہیں تھے ـ اگرچہ ان کو اخبار نکالنے کی اجازت مل گئی تھی لیکن آئین میں سیکولرازم کی دفعات اور ان پر عمل درآمد کرانے کے لئے قانونی تعزیرات کی دفعات اسلامی بنیاد پر کام کرنے والے کی راہ میں رکاوٹ تھی ـ چنانچہ سبیل الرشاد اپنے دور ثانی میں معنوی اور ظاہری شکل و صورت کے لحاظ سے اور کثرت اشاعت کے لحاظ سے دور اول کے سبیل الرشاد کا مقابلہ نہیں کر سکا ـ اس زمانے میں سبیل الرشاد کا ایک شمارہ سولہ صفحات پر مشتمل ہوتا تھا ـ بہرحال ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۶ء تک ترکوں کی دینی سرگرمیوں اور اسلام اور مغربی تصورات کے درمیان ہونے والی کشمکش کا حال معلوم کرنے کے لئے اس دور کا سبیل الرشاد ایک اہم ماخذ ہے ـ

اس دور میں سبیل الرشاد کی اشاعت بھی بے قاعدہ رہی ـ میرے پاس اس دور کے سبیل الرشاد کے ۴۳ پرچے ہیں جو جون ۱۹۵۰ء سے مارچ ۱۹۶۵ء کی مدت سے تعلق رکھتے ہیں ـ ان کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مارچ ۱۹۶۵ء تک سبیل الرشاد کے ۳۵۹ شمارے شائع ہوئے تھے ـ حالانکہ سترہ سال کی اس مدت میں ایک ہفت روزہ کی حیثیت سے ساڑھے آٹھ سو کے لگ بھگ شمارے شائع ہونا چاہیئے تھے ـ شمارہ ۱۴۹ جو اپریل ۱۹۵۳ء کا ہے میرے پاس موجود شماروں میں آخری شمارہ ہے جس میں اندرونی لوح پر " سیاسی ، دینی ، علمی ، ادبی اور اخلاقی ہفت وار مجموعہ " لکھا ہوا ہے ـ حالانکہ پانچ سال کی مدت میں کم از کم دو سو شمارے نکلنا چاہیئے تھے ـ اس کے بعد میرے پاس شمارہ ۱۵۰ سے شمارہ ۲۱۳ تک موجود نہیں ـ شمارہ ۲۱۳ پر جو فروری ۱۹۵۶ء کا ہے ہفت روزہ کا لفظ موجود نہیں اور صرف " سیاسی ، دینی ، علمی ، ادبی اخلاقی مجموعہ " لکھا ہوا ہے ـ معلوم ہوتا ہے کہ اشرف ادیب نے حالات کو ناسازگار پاکر

هفت‌روزہ کو ماھوار کر دیا تھا ۔ لیکن اب ان کے لئے ماھوار رسالہ شائع کرنا بھی مشکل ہو رہا تھا ۔ اکتوبر ۱۹۶۳ء (شمارہ ۳۵۱) کے بعد شمارہ ۳۵۲ دسمبر ۱۹۶۳ء میں نکلا اور شمارہ ۳۵۳ اپریل ۱۹۶۴ء میں ۔ اس کے بعد اگست ۱۹۶۴ء تک رسالہ پابندی سے ہرماہ نکلتا رہا ۔ لیکن اس کے بعد پھر خلل پڑ گیا اور شمارہ ۳۵۸ نومبر ۱۹۶۴ء میں نکلا اور شمارہ ۳۵۹ جو میرے پاس موجود آخری شمارہ ہے مارچ ۱۹۶۵ء میں نکلا ۔ اس وقت اشرف ادیب کی عمر ۸۳ سال تھی ۔ ۱۹۶۶ء میں سبیل الرشاد بند ہو گیا ۔ ماھوار شمارے میں بھی کل سولہ صفحے ہوتے تھے ۔

اس مدت میں اشرف ادیب کی ذاتی زندگی کے دو واقعات قابل ذکر ہیں ۔ ایک ۱۹۳۲ء میں وہ مصر جا کر اپنے دوست عاکف سے ملے ۔ یہ غالباً ترکی کے باہر ان کا پہلا سفر تھا ۔ دوسرا واقعہ نومبر ۱۹۵۲ء میں اخبار وطن کے ایڈیٹر احمد امین یلمان پر ملاطیہ میں قاتلانہ حملہ ہے ۔ احمد امین یلمان کو ترک مسلمان عام طور پر دونمہ (یعنی وہ یہودی جو ظاہری طور پر مسلمان بنے ہوئے ہیں) کہتے ہیں ۔ انہوں نے ترکی کے پہلے مقابلہ حسن کی سرپرستی کی تھی جس پر کسی شخص نے ان کو قتل کرنے کی کوشش کی ۔ اس واقعہ کے بعد ترکی میں اسلام پسندوں کی پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی ۔ ترک قوم پرستوں کی تنظیم ترک ملیت جیلر درنیگی کی تمام شاخیں بند کر دی گئیں ۔ اور اگرچہ اشرف ادیب کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں تھا لیکن ان کو گرفتار کر لیا گیا اور دو ماہ تک قید میں رکھا گیا ۔ ۔

سبیل الرشاد بند ہونے کے بعد اشرف ادیب نے اخبار ینی استقلال (۱۹۶۵ء تا ۱۹۶۷ء) اور بوگون (۱۹۶۷ء تا ۱۹۶۹ء) میں مضامین لکھے ۔ ۱۹۷۰ء میں روزنامہ ینی آسیا کے مالک مصطفی پولاد کے کہنے پر انہوں نے اپنے حالات لکھنا شروع کئے لیکن ابھی ۱۹۱۲ء تک ہی پہنچے تھے کہ ۱۹۷۱ء میں ان کا انتقال ہو گیا ۔ یہ حالات ان کی وفات کے کئی سال بعد ینی آسیا میں ۵ جنوری ۱۹۷۸ء تا ۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء میں بائیس قسطوں میں شائع ہوئے ۔ ۔ اشرف ادیب نے توحید افکار ، ینی صباح ، ملت اور دیانت میں بھی مضامین لکھے ۔

کتب خانہ سبیل الرشاد سے جسے بعد میں انہوں نے آثار علمیہ کتب خانہ (۳۱)

کا نام دے دیا تھا جو اہم کتابیں شائع کیں ان کے لئے ایک مستقل مضمون درکار ہے۔ اس سلسلے میں اہل پاکستان کے لئے یہ بات دلچسپی کا باعث ہوگی کہ اشرف ادیب آخری عمر میں دارالمصنفین اعظم گڑھ کی سیرت النبی ﷺ سیر الصحابہ اور تاریخ اسلام کا ترکی زبان میں ترجمہ کروا رہے تھے ۔ منصوبہ کے تحت یہ کام دس ہزار صفحات پر مشتمل پچیس جلدوں میں پورا ہونا تھا ۔ اس سلسلہ کی تین جلدوں کا ترجمہ عصر سعادت کے نام سے ۱۹۶۴ء تک شائع ہو چکا تھا اور مہاجرین کے حالات پر مشتمل تھا ۔ چوتھی جلد سے انصاری صحابہ کے حالات شروع ہو رہے تھے اور اس کا بھی ترجمہ ہو چکا تھا اور اشرف ادیب نے اس پر ایک مقدمہ ہجرت کی اہمیت پر لکھ دیا تھا ۔ لیکن معلوم نہیں یہ کام بعد میں کہاں تک مکمل ہوا ۔ عاکف کے داماد اور اشرف ادیب کے رفیق عمر رضا دوغرل نے شبلی کی الفاروق کا ترکی میں جو ترجمہ کیا تھا وہ ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ بھی غالباً آثار علمیہ کتب خانہ سے شائع ہوا تھا ۔

حوالہ جات و حواشی

۱ ۔ کہا جاتا ہے کہ مولانا ابو الکلام (۱۸۸۸ء تا ۱۹۵۸ء) کے ہفت روزہ " الہلال " کی اشاعت ۲۵ ہزار تھی ۔ الہلال پہلے ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۴ء تک نکلا پھر ضمانت ضبط ہو جانے کے بعد البلاغ کے نام سے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۶ء تک جاری رہا ۔ پھر ۱۹۲۷ء میں چھ ماہ جاری رہنے کے بعد بند ہو گیا ۔

۲ ۔ ترکی زبان میں سونے اور چاندی کے دھاگوں سے کشیدہ کاری کرنے والے کو صرمہ کش کہا جاتا ہے۔

۳ ۔ یہ خود نوشت روزنامہ ینی آسیا ، استنبول میں ۵ جنوری ۱۹۷۸ء سے ۲۶ جنوری ۱۹۷۸ء تک ۲۲ قسطوں میں شائع ہوئی ہے۔ اشرف ادیب نے یہ حالات ینی آسیا کے مالک اور ناشر مصطفےٰ پولاد متوفی ۱۹۷۰ء کے اصرار پر لکھنا شروع کئے تھے ۔ ابھی ۱۹۱۲ء تک ہی پہنچے تھے کہ ۱۹۷۱ء میں اشرف ادیب کا بھی انتقال ہو گیا ۔ سات سال بعد ان کی اشاعت ہوئی ۔

۴ ۔ ایک قسم کی ترکی پیسٹری ۔

۵ ـ موسی کاظم (۱۸۵۸ء تا ۱۹۲۰ء) سلطنت عثمانیہ میں ۱۲۱ ویں شیخ الاسلام تھے ـ ۱۹۱۱ء اور ۱۹۱۶ء کے درمیان تین مرتبہ مختصر مدت کے لئے شیخ الاسلام رہے ـ انجمن اتحاد و ترقی کے رکن بھی تھے ـ کئی کتابوں کے مولف اور مترجم تھے ـ

٦ ـ انیسویں صدی کے آخر میں جودت پاشا کی نگرانی میں جو ضابطہ قانون مرتب کیا گیا تھا اسکو " مجلہ احکام اسلامیہ " کہا جاتا تھا ـ

۷ ـ اسماعیل حقی مناسترلی (۱۸۴۶ء تا ۱۹۱۲ء) ممتاز عالم اور مصنف تھے ـ عثمانی مجلس اعیان کے رکن بھی تھے ـ

۸ ـ اشرف ادیب کی خود نوشت؛ ینی آسیا ۱٦ جنوری ۱۹۷۸ء

۹ ـ عباس حلیم پاشا (۱۸٦٦ء تا ۱۹۳۴ء) محمد علی پاشا والی مصر کے پوتے اور وزیراعظم سعید حلیم پاشا کے چھوٹے بھائی تھے ـ مخیر اور اہل علم کے قدردان تھے ـ عاکف کی دل کھول کر سرپرستی کی وہ ان کو " ولی نعمت" کہکر مخاطب کرتے تھے اور اپنے کلام میں جگہ جگہ ان کا تذکرہ کیا ہے ـ

۱۰ ـ ثروت صولت: بدیع الزمان سعید نورسی ص ۴۷ (ادارہ معارف اسلامی ، کراچی ۱۹۷۷ء) ـ

۱۱ ـ تورک دیلی وادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد اول ص ۳۲۲ (استنبول ۱۹۷۷ء) ـ

۱۲ ـ تورک دیلی وادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد اول ص ۳۲۲ (استنبول ۱۹۷۷ء)

۱۳ ـ اشرف ادیب کی خود نوشت، ینی آسیا ، استنبول ۱۹ جنوری ۱۹۷۸ء

۱۴ ـ ایضـاً

۱۵ ـ احمد کبکلی : محمد عاکف ص ۱۱ (استنبول ۱۹۷۲ء)

۱٦ ـ عبدالرشید ابراہیم (۱۸۵۰ ء تا ۱۹۴۴ء) روس کے ترک مہاجر اور سیاح ـ جاپان میں اسلام کی اشاعت کی ـ دنیائے اسلام کے نام سے دو جلدوں میں اپنا سفرنامہ لکھا ـ

۱۷ ـ یوسف آقچورہ (۱۸۷٦ء تا ۱۹۳۵ء) ، اسماعیل گسپرالی (۱۸۵۱ء تا ۱۹۱۴ء) اور عیاض اسحاقی (۱۸۷۸ء تا ۱۹۵۴ء تینوں روسی مسلمانوں کے نامور رہنما اور دانشور تھے ـ اسماعیل گسپرالی کریمیا کے رہنے والے تھے اور روسی مسلمانوں کے سرسید کہے جا سکتے ہیں ـ

۱۸ ـ آغا احمد اوغلو (۱۸٦۹ ء تا ۱۹۳۹ ء) روسی آذربائیجان کے ممتاز رہنما اور دانشور تھے ـ ۱۹۰۹ ء میں ہجرت کر کے ترکی آگئے تھے ـ

۱۹ ـ احمد کبکلی : محمد عاکف ص ۱۴ (استنبول ۱۹۷۲ء)

۲۰ ـ احمد کبکلی : محمد عاکف ص ۱۳ بحوالہ صراط مستقیم ص ۳۱۸ ـ

۲۱ ـ سید کمال قراعلی اوغلو : تورک ادبیاتی تاریخی جلد سوم ص ۵۲۸ (استنبول ۱۹۸۰ء)

۲۲ ـ اشرف ادیب کی خود نوشت، ینی آسیا ۲۰ اور ۲۱ فروری ۱۹۶۸ء ـ
۲۳ ـ حلمی ضیاء الکین : ترکی میں جدید افکار کی تاریخ ص ۲۰۰ (قونیہ ۱۹٦٦ء)
۲۴ ـ حلیم ثابت متوفی ۱۹۴۳ء کازان (روس) کے رہنے والے تھے ـ بعد میں اجتہاد کے مسئلے پر اختلاف ہو گیا اور سبیل الرشاد سے الگ ہو کر ضیاگوک الپ کے رسالے ، اسلام مجموعہ کے ایڈیٹر ہو گئے ـ مزید حالات کے لئے دیکھیئے میرا مضمون " حلیم ثابت" مطبوعہ " المعارف " لاہور اکتوبر ۱۹۸۱ء ـ
۲۵ ـ احمد حمدی (۱۸۸۷ ء تا ۱۹۵۱ء) ترکی کے ممتاز عالم دین تھے ـ ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۱ء تک ترکی کے محکمہ مذہبی امور کے سربراہ رہے ـ کئی اہم کتابوں کے مصنف تھے ـ
۲٦ ـ عدنان آدیوار : علم و دین (استنبول)
۲۷ ـ شرف الدین یالت‌قیا (۱۸۷۹ء تا ۱۹۴۷ء) احمد حمدی سے پہلے ترکی کے محکمہ مذہبی امور کے رئیس تھے ـ تیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف تھے ـ
۲۸ ـ فوزیہ عبد اللہ تنسل : محمد عاکف ص ۵۷ (استنبول ۱۹۷۳ء)
۲۹ ـ تورک دیلی وادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد سوم ص ۱۹۳ ، مقالہ فرغن : اشرف ادیب (استنبول ۱۹۶۸ء) ـ
۳۰ ـ احمد کبکلی : موحمد عاکف ص ۳۲ (ساتنبول ۱۹۷۲ء) ـ
۳۱ ـ تورک دیلی و ادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد سوم ، مقالہ فرغن : اشرف ادیب ـ لیکن اس کتاب میں صفحہ ۳۲۵ پر لکھا ہے کہ سبیل الرشاد ٦ مارچ ۱۹۲۵ء کو قانون تحفظ عامہ کے تحت بند کر دیا گیا تھا ـ
۳۲ ـ تورک دیلی و ادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد سوم ص ۱۹۳ مقالہ " اشرف ادیب فرغن"
۳۳ ـ تورک دیلی و ادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد اول ص ۳۲۵ ـ
۳۴ ـ صادق الباترق : تورکیہ دہ دین غوغہ سی (ترکی میں دینی مناقشہ) ص ۲۱٦ ـ ۲۱۸ ایک اور عالم احمد راسم کو عدالت استقلال نے ۱۹۲۵ء میں پندرہ سال قید کی سزا دی ـ ـ ملاحظہ کیجئے اس کتاب کا ص ۵۵ ـ
۳۵ ـ بدیع الزمان سعید نورسی کے مفصل حالات کے لئے دیکھئے میری کتاب : بدیع الزمان سعید نورسی شائع کردہ ادارہ معارف اسلامی ، کراچی ۱۹۷۷ء ـ
۳٦ ـ علی فواد باشگل (۱۸۹۳ء تا ۱۹٦۷ء) ممتاز ترک مفکر اور قانون دان ، آزادی فکر کی تحریک کے علمبردار تھے ـ فرانس کے فارغ التحصیل تھے اور ترکی میں دینی تعلیم کی بحالی میں ان کا بڑا ہاتھ ہے ـ ـ
۳۷ ـ نورالدین توپچو (۱۹۰۹ تا ۱۹۷۵ء) پیرس کی سور بون یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کیا

ترکی میں اسلامی تحریک کے ممتاز مفکر تھے۔ کئی فکر انگیز کتابوں کے مصنف اور اسلامی رسالہ " حرکت " کے بانی تھے۔

۳۸۔ اسماعیل حامی دانشمند (۱۸۹۹ء تا ۱۹۶۷ء) ممتاز ترک مؤرخ تھے۔

۳۹۔ تورک دیلی و ادبیاتی انسی کلو پیدیسی جلد اول ص ۳۲۳۔۳۲۷۔

۴۰۔ ایضاً جلد سوم مقالہ " اشرف ادیب فرغن "۔

۴۱۔ آثار علمیہ کتب خانہ سے جن ممتاز مصنفوں کی کتابیں شائع ہوئیں ان میں عاکف، اسماعیل حامی دانشمند، احمد نعیم اور عمر رضا دوغرل کے نام قابل ذکر ہیں۔

☆☆☆